محمد ذکوان ندوی

کائنات کا پہلا گناہ

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا پہلا گناہ شراب، زنا اور خنزیر جیسی چیزیں نہیں، بلکہ کائنات کا پہلا گناہ کبر وانانیت تھا، یعنی اِس زعم کا احساس کہ میں دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ بہتر حیثیت رکھتا ہوں: 'اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ' (الاعراف ۷: ۱۲)۔

انا یا انانیت کا مطلب ہے: عمداً حق کو نظر انداز کرنا اور اپنے مقابلے میں دوسرے لوگوں کو کم تر اور حقیر سمجھنا (بطر الحق، وغمط الناس)۔

انسان چونکہ فکری اور حیوانی وجود کا ایک دو طرفہ مجموعہ ہے۔ چنانچہ انسانی زندگی میں انانیت کا ظہور اصلاً دو صورتوں میں ہوتا ہے: ایک، فکری سطح پر اور دوسرے، عملی سطح پر۔

اِس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ اِن دونوں سطح پر بہت زیادہ خبر دار (alert) رہے۔ وہ فکر و عمل، دونوں سطح پر انانیت کے مہلک تلوثات سے اپنے آپ کو بچائے۔ وہ ہمیشہ حق و صداقت کا طالب رہے اور جب بھی ایسا ہو کہ یہ حق و صداقت کسی بھی صورت میں اُس پر ظاہر ہو تو وہ ادنیٰ ذہنی تحفظ اور کسی سابقہ تعصب کے بغیر خدا کے ایک براہ راست فیضان کی حیثیت سے اُسے قبول کرے اور اپنے دل ودماغ کے تمام دروازے اُس کے لیے کھول کر اُس کا حامی و ناصر بن جائے۔ حق و صداقت کی نصرت وحمایت خود خداوند ذوالجلال کی نصرت (محمد ۴۷: ۷) ہے۔ امتحان کی اِس دنیا میں خدا ہمیشہ حق و صداقت کے پردے میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں حق و صداقت کا ظہور سادہ معنوں میں، صرف حق و صداقت کا ظہور نہیں، بلکہ وہ خود خداوند ذوالجلال کے ظہورِ اجلال کے

ہم معنی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کبر وانانیت وہ سب سے بڑا جھوٹ ہے جس کے سہارے کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے۔ خالق کی بنائی ہوئی اِس دنیا میں کسی مخلوق کے لیے سرے سے اِس بات کا کوئی جواز نہیں کہ وہ خدا کی اِس دنیا میں کبر و انانیت اور خود پرستی کا جھوٹا گنبد تعمیر کرے۔ خدا کی اِس دنیا میں شرک اور کبر کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں ساری عظمت و بڑائی صرف اور صرف ایک خالق و مالک اور ایک قادر مطلق خدا کے لیے ہے، نہ کہ کسی عاجز و فانی مخلوق کے لیے۔

کبر و خود پسندی سے متعلق کچھ پیغمبرانہ ارشادات

کبر و خود پسندی کی اِسی شناعت کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص خدا کے پڑوس میں کبھی جگہ نہیں پا سکتا، کیونکہ ساری بڑائی صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہے:

☆ عن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «لا يدخل الجنة أحدٌ في قلبه مثقال حبة خردل من كبرياء». (مسلم، رقم ۲۷۶)

”عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر و برتری کا مزاج پایا جائے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

☆ عنْ أنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاء لَا تُسْبَقُ. قَالَ حُمَيْدٌ: أوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ. فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتّى عَرَفَهُ. فَقَالَ: «حَقٌّ عَلَى اللهِ أن لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». (بخاری، رقم ۶۵۰۱)

”انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں العَضْبَاء نام کی ایک اونٹنی تھی۔ کوئی جانور دوڑ میں اُس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا۔ پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ مقابلے میں آپ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بہت شاق گزرا۔ وہ کہنے لگے کہ افسوس! عضباء پیچھے رہ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم فرما لیا ہے کہ جب وہ دنیا میں کسی چیز کو بڑھاتا ہے تو اُسے گھٹا بھی دیتا ہے۔“

☆ عن عياض بن حمار أخي بني مجاشع قال: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا، فَقَالَ: ...إنّ اللهَ أوحى إليّ أن تَوَاضَعُوا، حَتّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ عَلَى أَحَد.(مسلم، رقم ۷۲۱۰)

''بنی مجاشع کے بھائی عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ...اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب تواضع اختیار کرو، حتیٰ کہ کوئی شخص دوسرے شخص پر فخر نہ کرے اور کوئی شخص دوسرے شخص پر زیادتی نہ کرے۔''

مصلحت امتحان کا تقاضا

خالق نے اِس دنیا کو امتحان کے مقصد کے تحت بنایا ہے۔ اِس مصلحت کا تقاضا ہے کہ موت تک یہاں بار بار آدمی پر کبر و حسد اور خود پسندی و انانیت جیسے مہلک جذبات کا حملہ ہو، وہ بار بار اِس طرح کے مسائل سے دوچار ہو، وہ مسلسل اِس طرح کے منفی احساسات کی زد میں آتا رہے۔ یہ زندگی بھر کا معاملہ ہے۔ امتحان کی اِس دنیا میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ آدمی اِن احساسات سے خالی ہو سکے۔

اِس صورت حال کا علاج صرف یہ ہے کہ آدمی جب اِن منفی احساسات سے دوچار ہو تو وہ مستقل طور پر اُس کا شکار رہنے اور اُس سے حظ اندوز ہونے کے بجائے اُسے ایک مسِ شیطانی (الاعراف ۷: ۲۰۱) سمجھ کر رجوع اور انابت کا طریقہ اپنائے، وہ توبہ و استغفار اور شدید احتساب کے ذریعے سے فی الفور خدا کی طرف لوٹے، وہ اپنے عجز و بے ثباتی اور خدا کی قدرت و بے نیازی کو یاد کر کے اپنے آپ کو عبدیت کے مقام پر لا کر حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرے۔ اِس طرح مسلسل توبہ و احتساب کے ذریعے سے اِس قسم کے مہلک احساسات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں آدمی یہی کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً جب ایک شخص کپڑا استعمال کرتا ہے تو وہ میلا بھی ہوتا ہے، مگر اُس وقت کوئی شخص ایسا نہیں کرتا کہ وہ اُسے پھینک دے۔ اِس کے برعکس، وہ اُس کو صاف کر کے دوبارہ اپنے استعمال میں لے آتا ہے۔ داخلی اور روحانی معاملات میں بھی آدمی کو یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ یہاں بھی 'وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ' (المدثر ۷۴: ۴) پر عمل کرتے ہوئے بار بار اُسے اپنے دامن دل کو پاک کرنے اور اپنے قول و عمل اور اپنے فکر و نظر کا جائزہ و احتساب کرتے رہنے کی مسلسل جد و جہد جاری رکھنا چاہیے۔ اِس

صابرانہ اور مخلصانہ جہد و عمل کی حیثیت اُس 'عمل صالح' اور 'عبادت' کی ہو گی، جو اِس زندگی میں ایک انسان سے ہمیشہ مطلوب ہے۔

انانیت کا طوفان

مختلف قسم کے انسانوں کا وسیع اور طویل مطالعہ بتاتا ہے کہ کوئی بھی شخص کبر و حسد اور انانیت کے اِن نامطلوب احساسات سے خالی نہیں۔ چھوٹے، بڑے، امیر، غریب، بادشاہ، فقیر، مفلس، مخلص، فارغ البال، مفلوک الحال، داعی اور رہنما، مذہبی و غیر مذہبی ائمہ و قائدین، سب کسی نہ کسی اعتبار سے، اِس مخفی کبر کا شکار رہتے ہیں، سوائے اُس کے جس پر اللہ اپنا خصوصی فضل و کرم فرمادے۔

اِس معاملے میں اکثر صرف مخفی اور غیر مخفی کبر کا فرق ہوتا ہے۔ موجودہ زمانے میں آزادی و فراغت، وسائل کی بہتات اور سستی شہرت کے آن لائن و آف لائن مواقع نے ہر عورت اور مرد کی انانیت اور ریا و نمود کے احساسات میں بے پناہ حد تک اضافہ کر دیا ہے۔

مواقع کی بہتات اور نعمتوں کی برسات شکر کی متقاضی تھی، مگر اِس عہد دجال کی پیشانی پر شکر کے بجائے اب تقریباً ہر طرف 'کفر' ہی 'کفر' نظر آتا ہے۔ آج کا فقیر بھی کسی امیر سے کم انا پرست دکھائی نہیں دیتا، حتیٰ کہ آج کے بچے بھی اپنے اندر انانیت کا شدید احساس رکھتے ہیں۔

ایسی حالت میں خدا خود اپنی خاص رحمت سے جس شخص کو طوفان تزکیہ کے اِس گرداب میں ڈال کر اُس کے اندر چھپے ہوئے انانیت کے اژدہے کو کچل دے، وہی اِس زہراب سے بچ سکتا ہے، ورنہ کبر و نخوت کا یہ اژدہا ہر ایک کو ڈس کر رہتا ہے، اِس سے بچنا سخت مشکل ہے۔

اِس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی خود اپنا محاسب بن جائے، وہ بے رحمانہ احتساب کے ذریعے سے اپنے اندر پائے جانے والے متکبرانہ عناصر کا جائزہ لے، وہ ہر پہلو سے کھرچ کھرچ کر اپنے اندر سے کبر و نخوت کے مزاج کا خاتمہ کرے، وہ اپنی تنہائیوں میں اللہ سے دعائیں کرے اور تلاوت و تدبر کے ذریعے سے مسلسل اصلاح ذات کا یہ عمل جاری رکھے۔ اِسی کے ساتھ وہ یہ کرے کہ اپنے قریبی رفقا، اساتذہ اور اپنے اہل خانہ و متعلقین کو اپنا نگراں اور محاسب بنائے۔ وہ اُن سے کہے کہ بار بار وہ اِس طرح کی صورت حال پر بلا تکلف اُس کا محاسبہ کرتے رہیں۔ یہی 'براہیمی نظر' اور یہی 'جہاد نفس' آدمی کو اِس مہلک

بیماری سے محفوظ رکھ سکتا ہے:

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں!

[سری نگر-ماگام، کشمیر ۵/ جون ۲۰۲۴ء]